رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

لاہور پاکستان

الفضل

یوم یکشنبہ

جلد ۲ | ۲۵ شہادت ۱۳۲۷ ہش | ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ | ۲۵ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۹۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ

سالانہ .. .. ۲۱ روپے
ششماہی .. .. ۱۱ روپے
سہ ماہی .. .. ۶ روپے
ماہوار .. .. ۲½ روپے

قیمت

فی پرچہ :۔ ۱؍

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۴ ماہ شہادت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت تاحال ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

سلامتی کونسل کیطرف سے کشمیر کمشن میں بلجیم اور کولمبیا کا تقرر

ڈاکٹر الفانسو لوپیز سے ظفر اللہ خاں کی ملاقات

لیک سکیس ۲۴ اپریل ۔ کل کے اجلاس میں کشمیر کمشن کے لئے سلامتی کونسل نے اپنی طرف سے بلجیم اور کولمبیا کو منتخب کر لیا ہے کمشن میں ان ہر دو کی شمولیت کی تجویز فرانسیسی نمائندے کی طرف سے پیش کی گئی تھی ۔ کینیڈا کے نمائندے نے اس کی تائید کی ۔ سات ممبران نے اس کے حق میں ووٹ دیئے ۔ مخالفت میں کوئی ووٹ نہیں پڑا ۔ البتہ کولمبیا ، بلجیم ، روس اور یوکرائن نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا کمشن کل پانچ ممبران پر مشتمل ہوگا ۔ ان میں سے دو نمائندے پاکستان اور ہندوستان خود نامزد کریں گے ۔ اور پانچویں رکن کا تقرر ان دونوں نامزد شدہ ممبران کے باہمی صلاح مشورہ سے عمل میں آئے گا ۔

کل سلامتی کونسل کے اجلاس میں کونسل کے صدر ڈاکٹر لوپیز نے اعلان کیا کہ ابھی کونسل کو پاکستان کی شکایات پر غور کرنا ہے جن میں جوناگڑھ کے الحاق کا مسئلہ نہایت اہم ہے اور کونسل اس پر طرفین کے بیانات بھی سن چکی ہے ۔ قرار پایا کہ صدرِ کونسل دونوں نمائندوں سے ملاقات کر کے سمجھوتہ کی کوئی راہ نکالیں ۔ چنانچہ آج سر محمد ظفر اللہ ڈاکٹر لوپیز سے جوناگڑھ کے متعلق ملاقات کر رہے ہیں ۔

لنڈن میں مسٹر آئنگر کا بیان

لنڈن ۲۴ اپریل ۔ ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر گوپال سوامی آئنگر لیک سکیس سے ہندوستان واپس آتے ہوئے راستے میں آج لنڈن ٹھہرے ۔ یہاں آپ نے بیان دیتے ہوئے کشمیر کے متعلق برطانوی رویہ پر مایوسی کا اظہار کیا اور بتایا اگر سلامتی کونسل اس مسئلہ کو حل کرنے میں ناکام رہی تو ہندوستان اس کے حل کے لئے کوئی اور راہ تلاش کرے گا اور اگر ممکن ہوا تو پاکستان کے خلاف لڑائی کا اقدام کئے بغیر اس کو حل کرنے کی کوشش کرے گا ۔

فلسطین کے متعلق ظفر اللہ خاں کا بیان

لیک سکیس ۲۴ اپریل ۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے یہاں ایک بیان میں کہا ہے کہ تقسیم فلسطین کی تجویز سراسر ناجائز اور انصاف کے خلاف ہے اور اگر اس کو پھر عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی گئی ۔ تو فلسطین میں سخت ابتری پھیل جائیگی ۔ نیز فرمایا اگر اس مسئلہ کو کامیابی سے حل کرنا مقصود ہے تو اخلاقی اصولوں پر اسے حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ تا طاقت کے استعمال کی ضرورت نہ پڑے ۔

حکومت سرکردہ کمیونسٹ کارکنوں کو گرفتار کرنیوالی ہے

لاہور ۲۴ اپریل ۔ ہمارے وقائع نگار خصوصی کو نہایت ہی باخبر اور موثق سیاسی حلقوں سے پتہ چلا ہے ۔ کہ مغربی پنجاب کی حکومت بہت جلد کمیونسٹوں کے خلاف صوبے بھر میں وسیع پیمانے پر کوئی سخت قدم اُٹھانے والی ہے ۔ اس سلسلے میں سرکردہ کارکنوں کی گرفتاریاں عمل میں لائی جائیں گی ۔ اس امر کا انکشاف بھی ہوا ہے کہ یہ مہم کمیونسٹ پارٹی سے متعلقہ دیگر پارٹیوں کے کارکنوں کے خلاف بھی جاری کی جائے گی ۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ کمیونسٹ حلقوں میں حکومت کے اس ارادے سے اضطراب کا اظہار کیا جا رہا ہے ۔ بلکہ بعض ہنگامی اور نفسی کارکن اس اقدام کی تاب نہ لا سکنے کے خوف سے اپنے نام کٹوا کر میدانِ عمل سے پیچھے ہٹ رہے ہیں ۔

ـــ لاہور ۲۴ اپریل ۔ آج وائی ۔ ایم ۔ سی ۔ اے ہال میں پاکستان پردہ لیگ کے زیر اہتمام مودودی صاحب نے اسلامی دستور کے موضوع پر تقریر کی ۔ (نامہ نگار)

ہندوستان سے ۸۰ ہزار ٹن جنگی سامان عنقریب پاکستان پہنچ جائیگا

کراچی ۲۴ اپریل ۔ ہمارے نامہ نگار خصوصی کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں پاکستان کی حکومت نے حکومت ہندوستان سے اپنا بقیہ جنگی سامان حاصل کرنے کے لئے جو درخواست کی تھی اس کے جواب میں حکومتِ ہندوستان کی طرف سے یہ سارا جنگی سامان جلد بھیجنے کی اطلاع موصول ہو گئی ہے ۔ اس طرح قریباً ۸۰ ہزار ٹن سامان عنقریب پاکستان پہنچ جائے گا ۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ ۔ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور
۲۵ اپریل ۱۹۴۸ء

شامی ممبر کا اعتراض

شامی ممبر فارس الخوری نے انجمن اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل میں کشمیر کے متعلق متحدہ قرارداد پر بحث کے دوران میں کونسل کی توجہ ایک نہایت اہم قانونی مسئلہ کی طرف دلائی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مسٹر آئنگر نے اپنی تقریر کے دوران میں اس بات پر بڑا زور دیا ہے۔ کہ کشمیر کے الحاق ہند کی حقیقت کو فراموش نہ کیا جائے۔ اور کوئی ایسی تجویز حفاظتی کونسل اختیار نہ کرے۔ جس سے ہند کے اس حق کی نفی ہوتی ہو۔ شامی ممبر نے کہا ہے۔ کہ اگرچہ کونسل نے کشمیر کے معاملہ پر پوری توجہ دی ہے۔ لیکن ایک قانونی پہلو کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اس کا فیصلہ بھی ہونا چاہیئے۔ اور وہ یہ ہے کہ آیا کشمیر کا ہند سے الحاق قانوناً جائز بھی ہے؟ آپ نے کہا کہ کشمیر اور جوناگڑھ دونوں ریاستوں کی صورت میں عوام کی رائے حکمران کی رائے سے متضاد تھی۔ اس لئے اگر کہا جائے۔ کہ کشمیر کا الحاق ہی نہیں ہوا۔ تو قانوناً یہ غلط نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ الحاق دونوں فریقوں کے معاہدہ کے خلاف ہے۔ اور عوام کو اپنی رائے کے اظہار کا موقعہ ہی نہیں دیا گیا۔ اس سوال کو حل کرنا انصاف پر مبنی ہوگا۔ اور قرارداد اس فیصلہ کی روشنی میں وضع کی جانی چاہیئے۔ تاکہ استصواب رائے کے وقت دونوں ملکوں کو برابر حصہ لینے کا موقعہ حاصل ہو۔ یورپین انتخابات میں جب دو فریقوں کا سوال ہو۔ تو ان کو نگرانی میں برابر کا موقعہ دیا جاتا ہے۔

شامی ممبر کا یہ مطالبہ درست ہے۔ جو اصول ہند یونین نے خود مقرر کئے ہیں۔ ان کے مطابق یہ الحاق صحیح معنوں میں الحاق نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ عوام کی رائے معلوم نہ ہو۔ ورنہ اگر الحاق ہو چکا ہے۔ تو استصواب کے اب معنے ہی کیا ہیں۔ اس لئے مسٹر آئنگر کا یہ دعوے کہ الحاق کو مکمل سمجھا جانا چاہیئے۔ اور یہ کہ کشمیر کی حفاظت کی ذمہ داری ہند پر عائد ہوتی ہے بالکل غلط ہے۔ ہند کی دخل اندازی کسی طرح بھی قبائلیوں کی دخل اندازی سے مختلف نہیں ہے۔ بلکہ قبائلیوں کی دخل اندازی کی صورت میں تو ان کو عوام کی مرضی حاصل ہے۔ جو ہند یونین کو حاصل نہیں۔ اگر ذمہ داری کا سوال ہے تو جیسے ہند پر حفاظت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسی طرح پاکستان پر بھی عائد ہوتی ہے۔ دونوں سے یکساں سلوک ہونا چاہیئے۔ اور پاکستان کو بھی اس معاملہ میں وہی سہولتیں ہونی چاہئیں جو ہند یونین کو حاصل ہوں۔ امن کے قیام کے لئے اگر ہندی فوج ضروری ہے۔ تو پاکستانی فوج بھی اس غرض کے لئے رکھی جانی چاہیئے۔ محض یہ بات کہ کشمیر چاہے تو پاکستانی فوج سے مدد لے سکتی ہے۔ اور ضرورت پر طلب کر سکتی ہے کافی نہیں ہے۔ خاصکر جبکہ کہا جاتا ہے۔ کہ دونوں ملکوں کو تعاون کرنا چاہیئے تعاون کس طرح ہو سکتا ہے۔ جبکہ ایک ملک کو صریحاً ترجیح دی جا رہی ہے۔ یہ تو اس وقت ممکن ہے۔ جب دونوں کو یکساں حقوق حاصل ہوں۔ یہ خیال کرنا کہ ہندی فوج پر ایسی پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔ کہ اس کا استصواب رائے پر کوئی اثر نہیں ہوگا محض خیالی ہے۔ ہند یونین جس نے کشمیر پر قبضہ کرنے کے لئے کوئی جائز و ناجائز طریقہ نہیں چھوڑا۔ اپنی اس فائق پوزیشن سے ضرور فائدہ اٹھائے گی۔ اگر وہ انصاف اور عدل کی حامی ہوتی۔ تو کشمیر کا جھگڑا پیدا ہی نہ ہوتا۔ یہ جھگڑا تو عمداً پیدا کیا گیا ہے۔ اور پاکستان کا حق دبانے کے لئے کیا گیا ہے۔ اپنی مزعومہ فائق طاقت کے سہارے پر کیا گیا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کیا گیا ہے۔ کہ ہند یونین کا کشمیر سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس صورت میں اس قرارداد کے رو سے جس میں ہند کو ہر طرح کی فوقیت اور سہولت دی گئی ہے۔ غیر جانبدارانہ استصواب رائے ناممکن ہے۔

فتنۂ کمیونزم

اس وقت تمام دنیا کے جمہوری خیال ممالک کمیونزم کی بڑھتی ہوئی رو کو روکنے کے لئے متحد نظر آتے ہیں۔ نہ صرف یورپ میں امریکہ اور برطانیہ سرخ خطرے کے خلاف جتھہ بندی کر رہا ہے۔ بلکہ مشرق قریب و مشرق بعید میں ہر طرف ان کے استیصال کی کارروائیاں عمل میں آ رہی ہیں۔

کمیونسٹوں کا دعوے ہے کہ وہ غریبوں کے حامی ہیں اور چاہتے ہیں کہ تمام انسان یکساں طور پر قدرت کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ بظاہر یہ مقصد اتنا دلآویز ہے کہ دنیا کے بھوکے ان کے پروگرام کو سنکر بھاگے چلے آ جاتے ہیں لیکن اس مقصد کو حل کرنے کے لئے جو خونیں طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ اتنے خوفناک اور دل ہلا دینے والے ہیں۔ کہ انسان ان کی گزشتہ داستانیں سنکر لرزہ براندام ہو جاتا ہے۔ کمیونزم نے جو تاریخ اب تک بنائی ہے۔ وہ بے گناہ خون سے تحریر کی گئی ہے۔ بے رحمی اور سفاکی اس کا اولین اصول ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی بنا خالص مادیت اور اللہ تعالےٰ کے انکار پر رکھی گئی ہے۔ انسان کو محض پیٹ کا بندہ ہی نہیں۔ بلکہ ادنےٰ درجہ کا حیوان سمجھ لیا گیا ہے۔ اور اس حیوانی بت کے آگے انسانیت کی بھینٹ اسی طرح چڑھائی جاتی ہے جس طرح کلکتہ کی درگا دیوی کے آگے حیوان اور انسان کی بھینٹ۔

جمہوری دنیا اس تصور سے تلملا اٹھی ہے اور اس سیلاب کو تھامنے کے لئے کمر کس رہی ہے۔

پناہ گزینوں کا راشن

معاصر "مغربی پاکستان" نے ۲۵ اپریل کے اداریہ میں زیر عنوان "مہاجرین پر راشن کی بندش" اپنے سٹاف رپورٹر کی اس اطلاع پر کہ حکام متعلقہ نے ماڈل ٹاؤن کی کوٹھیوں میں رہنے والے پناہ گزینوں کا راشن اس لئے بند کر رکھا ہے۔ کہ وہ کوٹھیاں خالی نہیں کرتے حکام پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ اگر یہ اطلاع درست ہے۔ تو واقعی یہ نہایت افسوسناک ہے۔ حکام کو خواہ کچھ بھی ہو غریب لوگوں کے خلاف آجکل کے زمانہ میں اس قسم کی سختی روا نہیں رکھنی چاہیئے۔ خاصکر جب کہ کھانے کے لئے بازار سے کچھ دستیاب نہیں ہو سکتا۔ ہم اس بات کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ پناہ گزینوں کو بھی حکام کے حکموں کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن حکام کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ وقت اور موقعہ کی شناخت کریں۔ اور جب تک پناہ گزینوں کے رہنے کے لئے کسی دوسری جگہ کا انتظام نہ ہو جائے۔ ان کو اندھا دھند ایسے بازو نکالنے کی کوشش نہ کریں۔

سازش

"شیر پنجاب" دہلی نے ایک اداریہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے "ہندو سکھوں کو لڑانے کی مبینہ سازش"۔ اس میں آپ نے ایک عجیب سازش کا انکشاف کیا ہے۔ آپ کو کسی ایڈیٹر نے یہ خبر سنائی کہ پاکستان کے ایک سکھ نے بظاہر مسلمان ہو گیا ہے۔ اطلاع دی ہے کہ پاکستان کے ایک افسر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ ہندوؤں کو جائداد کا لالچ دیکر ان سے سکھوں کو مروا دیا جائے گا۔ یہ کتنی کچی بات ہے کہ خود ایڈیٹر صاحب شیر پنجاب اس کی سچائی کے متعلق متذبذب نظر آتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے ایک طویل اداریہ لکھ مارا ہے اور لطف یہ ہے کہ اسی اداریہ میں آپ نے سکھوں کے خلاف ہندوؤں کے خیالات کا مندرجہ ذیل لفظوں میں اظہار فرمایا ہے۔

امرتسر میں جب ہندو مسلمانوں کے فسادات شروع ہوتے اور جاری تھے۔ اور لاہور میں سے قتل کئے جا رہے تھے۔ بعض ہندو لیڈر اور اخبار والے داریہ سماجی اس معرکہ کی کامیابی کا سہرا سویم سیوک سنگھ والوں کے سر باندھتے تھے۔ جس میں مسلمانوں کا جانی نقصان زیادہ ہوتا تھا۔ اور سکھوں کو بزدل کہتے تھے۔ اتم لگرف کے سامنے بھی کئی اصحاب نے کہا کہ سکھ تو بہادری اور شجاعت کے میدان سے نکل گئے ہیں۔ اب تو میدان میں ہندو ہی رہ گئے ہیں۔ لیکن جب امن قائم ہو گیا۔ تو مشرقی پنجاب کے تمام قتل و غارت گری اور بربریت کا الزام سکھوں پر لگایا گیا حالانکہ جالندھر ہوشیار پور۔ فیروزپور۔ لدھیانہ انبالہ وغیرہ شہروں میں سکھوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ امرتسر میں بھی سکھ اگرچہ ہندوؤں سے بہت کم تھے۔ لیکن تھے خاصی تعداد میں اور وہاں کی لڑائی میں سویم سیوک سنگھ کو ہی حقیقی جنگجو فوج بتایا جاتا تھا۔ مہاتما گاندھی تک نے سکھوں کی "بزدلی" پر اظہار تعجب کیا اور اچاریہ کرپلانی نے ہندو ماتم ہال میں کانگرسی ہندو سکھوں کے سامنے سکھوں کی بہادری کا مذاق اور کرپان کا تمسخر اڑایا (شیر پنجاب ۱۸ اپریل ۱۹۴۸ء)

ہم ایڈیٹر شیر پنجاب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ جب ہندوؤں اور سکھوں کے تعلقات اس طرح کے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے بیان فرمایا ہے۔ تو پاکستانیوں کو ان کے لڑانے کی سازش کرنے کی کونسی ضرورت ہے۔ اس طرح مسلمانوں کو بدنام کرنے سے فائدہ؟

خطبۂ نکاح

مومن بچے سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ اسکو آدمی بنائے تا وہ دین کی ترقی اور اسلام کے غلبہ کے لئے کام کرے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲ اپریل ۱۹۴۸ء

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی

مورخہ ۴۸-۴-۲ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مکرم عبدالخالق صاحب مہتہ ابن جناب بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی اور حفیظ احمد خان صاحب ابن چوہدری نذیر حسین صاحب کے نکاحوں کے موقعہ پر حضور نے مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دنیا میں لوگ پیدا بھی ہوتے ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ بعض پیدا ہو کر بڑے بڑے ہو جاتے ہیں اور بعض پیدا ہو کر چھوٹے چھوٹے رہ جاتے ہیں۔ جس طرح گٹھلی یا بیج سے سبزہ نکلتا ہے تو سوائے ایک واقف کار آدمی کے جو جانتا ہے کہ اس سے کیا پیدا ہوگا۔ دوسرا یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس سبزہ میں سے کوئی معمولی سا گھاس یا پودا پیدا ہوگا۔ یا اس سے

بہت بڑا درخت

بنے گا۔ کئی گھاس اور پودے نصف انچ یا ایک انچ ہی رہ جاتے ہیں۔ اور کئی چھوٹی چھوٹی سبزیاں ترقی کر کے اتنا بڑا درخت بن جاتی ہیں کہ سینکڑوں آدمی اس کے سایہ کے نیچے آرام کر سکتے ہیں۔ اور سایہ میں بیٹھ سکتے ہیں۔ ابتدائی حالت میں وہ یکساں ہوتی ہیں۔ لیکن انتہائی حالت میں وہ مختلف ہو جاتی ہیں۔ کوئی روئیدگی ایسی ہوتی ہے۔ کہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں اس کا

سارا جوش

ختم ہو جاتا ہے۔ اور پھر سوکھے گھاس کی طرح ہو جاتی ہے۔ اور کوئی سبزہ ایک مضبوط درخت بن جاتا ہے۔ یا ایک چھوٹا سا پودہ سینکڑوں سال کی عمر تک جاتا ہے۔ بعض پھول جو جنگلوں میں لگائے جاتے ہیں۔ ایک یا دو دن میں سوکھ جاتے ہیں لیکن انگور کا درخت ہزار سال تک کی عمر بھی پا لیتا ہے۔ بڑا کا درخت سینکڑوں سال تک چلا جاتا ہے۔ اسی طرح جو بچے پیدا ہوتے ہیں لیکن ان کی مثال بالکل

سبزہ یا روئیدگی

کی طرح ہوتی ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کل کو یہ سبزہ کیسا ہوگا۔ آیا چند دن بہار دینے کے بعد سوکھ جائے گا۔ یا معمولی نظارہ کی لذت اس سے پیدا ہوگی۔ جس طرح گھاس پیدا ہوتا ہے اور بعد میں جانوروں کو کھلا دیا جاتا ہے۔ ایسے ہی

یہ بچہ

امراء اور ظالم حکام کا شکار بنا رہے گا۔ نوکریاں کرتا پھرے گا۔ سٹیشن پر قلیوں کا کام کریگا۔ یا اس کی حالت اس سبزہ کی ہوگی۔ جو خود بڑھتا ہے۔ اور سینکڑوں آدمی اس کے سایہ کے نیچے آرام کرتے ہیں۔ صرف دس، بیس یا پچاس سال تک کی عمر نہ ہوگی۔ بلکہ دو سو، پانچ سو یا ہزار سال تک اس کی عمر ہوگی۔ اس دنیا میں مادی لحاظ سے ایک آدمی پانچ سو سال تک نہیں جاتا۔ لیکن

روحانی لحاظ سے

بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ چلا جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دعوے کئے ہوئے ۱۳۰۰ سال ہو چکے ہیں۔ لیکن آپ کا زمانہ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ ابھی تک جاری ہے۔ اور جاری رہے گا۔ اس وقت تک جب تک دنیا آباد ہے۔ بلکہ اس کے بعد بھی انسان آپ کی تعلیم اور لائی ہوئی شریعت پر عمل کر کے اگلے جہان میں

اعلیٰ زندگی

حاصل کرے گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ روحانی تعلیم اور جسمانی روئیدگی میں مشابہت ہے۔ آخر انسان کیا چیز ہے۔ انسان ایک گھاس یا سبزہ ہے۔ جو جنگلوں میں اگتا ہے۔ اس کو بیل گائے یا بکریاں کھاتی ہیں۔ اور اس گھاس سے گائے بیل کی مادہ دودھ دیتی ہے۔ اس گھاس کو کھا کر ان کا نطفہ بنتا ہے۔ پھر بچھڑا پیدا ہوتا ہے۔ اسی گھاس کو کھا کر ایک بکرا اپنی نسل چلاتا ہے۔ دنبہ کھا کر نسل چلاتا ہے۔ اور اسی گھاس کو کھا کر ایک بکری دودھ دیتی ہے۔ پھر انسان اس دودھ کو پیتا۔ اور ان جانوروں کا گوشت بھی کھاتا ہے۔ پھر درختوں کے پھل بھی کھاتا ہے۔ یہی گھاس ہے جس سے جسم بنتا ہے۔ جس سے خون بنتا ہے۔ یہی گھاس ہے جس کی ہڈیاں بنتی ہیں۔ انہی

چیزوں کے خلاصہ

کا نام نطفہ ہے۔ جس سے انسان بنتا ہے۔ غرض یہی چیزیں ایک شکل بدل کر دائمی زندگی حاصل کرتی ہیں۔ گھاس گھاس ہونے کی صورت میں دائمی نہیں۔ بلکہ جانور میں جا کر گوشت اور دودھ بنتا ہے۔ اور پھر انسان اسے کھاتا ہے۔ تو وہ انسان کا جزو بن جاتا ہے۔ اور وہ انسان

خدا تعالےٰ کے حکم پر

چلنے کے بعد اور مرنے کے بعد نئی دائمی زندگی ابدی زندگی۔ اور نہ ختم ہونے والی زندگی حاصل کرتا ہے۔

جو چیز اگلے جہان میں باقی ہے۔ وہ خلاصہ ہوتی ہے اس روح کا جو ان ترکاریوں اور سبزیوں سے حاصل ہوتی ہے۔ گھاس کو براہ راست زندگی نہیں ملتی۔ زمین سے نکلے ہوئے درخت کو دائمی زندگی نہیں ملتی۔ اس انسان کے گوشت پوست کو اپنی ذات میں دائمی زندگی نہیں ملتی بلکہ دائمی زندگی حاصل کرتی ہے ان سے بننے والی روح۔ یہی حال

روحانی زندگی

کا ہے۔ جس طرح مادی اشیاء روح کا حصہ ہیں زیادہ تر روح کی ترقی روحانی تعلیموں سے ہوتی ہے۔ وہ تعلیمیں اپنی ذات میں زندگی حاصل نہیں کرتیں۔ اور نہ اپنی ذات میں جنت میں جاتی ہیں مگر ان پر عمل کر کے جو روح ترقی کرتی ہے۔ وہ دائمی زندگی پاتی ہے۔ اور پھر جنت میں جاتی ہے جس طرح مادی گھاس۔ ترکاریاں۔ غلے اور درخت نئی شکل بدل کر جنت میں پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح انسان

اخلاص اور تقوےٰ

کی راہوں پر چل کر ایک نئی شکل اختیار کرتا ہے فرق صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ مادہ اس دنیا میں نمایاں اور روح مخفی ہوتی ہے۔ اگلے جہان میں روح ظاہر اور مادہ مخفی ہو جاتا ہے۔ جیسے کوٹ پرانا ہو جاتا ہے۔ تو غربا اسے الٹ کر پھر سلوا کر پہنتے ہیں کپڑا وہی ہوتا ہے۔ صرف نیچے کا حصہ اوپر ہو جاتا ہے۔ اور اوپر کا نیچے ہو جاتا ہے۔ جس طرح زمیندار ہل چلا کر اس مٹی کو جو گزشتہ سال فصل دے چکی ہوتی ہے نیچے کر دیتا ہے۔ اسی طرح جب یہ مادہ کام کر چکتا ہے۔ فرشتے ہل چلا کر اسکو الٹا دیتے ہیں۔ مادہ غائب ہو جاتا ہے۔ اور پھر نئی زندگی پاتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیشہ ہمیش اسی طرح ہوتا چلا آیا ہے۔ پیدائش ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ایک انسان پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال کبھی گھاس کی طرح ہوتی ہے۔ اور کبھی ایک تن آور درخت کی۔ اسی طرح موتیں آتی ہیں۔ موتوں کا سلسلہ ہمیشہ سے ہے۔ لوگ مرتے ہیں اور پیدا ہوتے ہیں

احادیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر دن اور رات کے وقت فرشتے آتے ہیں اور آواز دیتے ہیں

لدوا للموت وابنوا للخراب

مکان بناؤ تا ایک دن گرے اور بچے جنو تا ایک دن جا کر مریں۔ تو مکان گرتے ہیں اور بچے مرتے ہیں۔ یہ سلسلہ بھی ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ ہمیں اس کو دیکھتے ہوئے ایک سبق حاصل کرنا چاہیئے جو ان آیات میں ذکر ہے۔ یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ اے مومنو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور چاہیئے کہ ہر جان اس بات پر غور کرے کہ کل کے لئے اس نے کیا چھوڑا ہے۔ ما قدمت لغد سے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آئندہ زمانہ کے لئے کیا چھوڑا ہے یعنی اولاد وغیرہ۔ اس غد کو انسان دیکھتا ہے۔ اور بسا اوقات اپنے مرنے سے پہلے معلوم کر لیتا ہے کہ کیا چھوڑا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ دیکھے کہ وہ

کیسی دنیا

چھوڑ جائے گا۔ اگر اس کی اولاد دیندار ہوگی متقی ہوگی ان میں صلاحیت ہوگی۔ قربانی اور ایثار کا مادہ ہوگا۔ اگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتی ہوگی۔ تو سمجھ لینا چاہئیے کہ اس کی اگلی دنیا اچھی ہے۔ اور اگر اس کی اولاد ایسی نہیں وہ دیندار و متقی نہیں۔ قربانی ایثار کا مادہ اُن میں نہیں پایا جاتا۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی نہیں تو یہ اس کے لئے بھی۔ اور اس کی اولاد کے لئے بھی۔ بلکہ دنیا کے لئے بھی برا ہوگا۔

ہم لقہ بہر کا درخت لگاتے ہیں۔ یا نیم کا درخت لگاتے ہیں۔ یا اسی قسم کا کوئی اور درخت لگاتے ہیں۔ اور ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ ہماری اولاد اور دنیا اس سے فائدہ اٹھائے گی۔ اور پھل کھائے گی۔ تو ہم سے زیادہ احمق کون ہے۔ اگر ہم

عمدہ پھل کی گٹھلیاں

اور بیج لگاتے ہیں جو شیریں ہوتے ہیں۔ انسان کی زبان کو لذت دیتے ہیں یا انسان کے دماغ کو طراوت بخشنے والے ہوتے ہیں۔ تو یقیناً ہم خوش ہوں گے۔ اور چار یا پانچ سال گذرنے کے بعد ہم اور ہماری اولاد اس کا پھل کھائے گی۔ غرض یہ آیت نہایت ہی اہم ہے۔ اس کو نظر انداز کرنے سے تباہی آتی ہے۔ جو اس کو مد نظر نہیں رکھتے۔ وہ اولاد کو اس نظر سے نہیں دیکھتے۔ ایک شخص گٹھلی کو اس لئے بوتا ہے کہ ایک دن وہ درخت بنے اور پھل دے۔ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اس نقطہ نگاہ سے اگر اولاد کی تربیت کی جائے۔ تو دنیا کا مستقبل ایک حد تک خوش کن ہو سکتا ہے۔ اور اگر اس نقطہ نگاہ سے اولاد کی تربیت نہیں کی جاتی تو دنیا کا مستقبل خوش کن نہیں ہو سکتا۔ بلی بھی اپنے بچے سے محبت کرتی ہے۔ کتے بھی اپنے کتورے سے محبت کرتے ہیں مگر وہ امید نہیں کر سکتے کہ ان کی دنیا اچھی ہوگی۔ بلی بھی اپنی اولاد سے محبت کرتی ہے سانپ بھی اپنی اولاد سے محبت کرتا ہے۔ بچھو بھی اپنی اولاد سے محبت کرتا ہے۔ یہ تو ایک ابتدائی چیز ہے۔ اُس مومن کی بچوں سے محبت اور سانپ اور بچھو کی اپنے بچوں سے محبت میں کیا فرق ہے؟ یہی فرق کہ سانپ اولاد سے اس لئے محبت نہیں کرتا کہ وہ بڑا ہو کر کسی کو کاٹے گا اور وہ اس کی وجہ سے مر جائے گا۔ بچھو اپنے بچوں سے اس لئے محبت نہیں کرتا۔ کہ بڑے ہو کر یہ انسان کو کاٹیں گے اور اس کی زندگی دوبھر ہو جائے گی۔ لیکن مومن بچوں سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ

اس کو آدمی بنائے

تا وہ دین کی ترقی کے لئے کام کرے اور اسلام کے غلبہ کے لئے کام کرے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اگر وہ ایسا کرے گا۔ تو میرا بچہ ہے ورنہ سانپ کا بچہ ہے اور کیا کوئی سانپ کے بچہ سے محبت کرتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ابا جان کیا آپ کو مجھ سے محبت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے سوال کیا۔ کیا آپ کو خدا سے محبت ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر تو آپ مشرک ہیں آپ مجھ سے بھی محبت کرتے ہیں اور خدا سے بھی محبت کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ میں تم سے بھی محبت کرتا ہوں اور خدا سے بھی محبت کرتا ہوں مگر تمہاری محبت اگر خدا کی محبت سے ٹکرا جائے۔ تو میں اس کو مسل ڈالوں گا۔ جب تک یہ دوغ کام نہیں کرتی۔

ہمارا ارادہ اور ایمان

اصلاح کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ کسی بڑے سے بڑے آدمی کا ایمان بھی دنیا کی اصلاح کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ ایک نبی کا ایمان بھی آئندہ دنیا کی اصلاح کے لئے کافی نہیں۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان بھی آئندہ زمانے کی اصلاح کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ خود اللہ تعالیٰ آپ کو فرماتا ہے۔ بلغ ما انزل الیک کہ جو پیغام تم لائے ہو۔ لوگوں تک پہنچا دو۔ تا تمہارا وجود مستقبل کی دنیا کے لئے مفید ہو۔ ورنہ تمہارا وجود اپنے لئے مفید ہوگا۔ اس دنیا کے لئے مفید ہوگا۔ مگر اگلوں کے لئے نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم تبلیغ کرو گے اور اپنے قائم مقام پیدا کرو گے۔ تو تمہارا نور ہر زمانہ میں روشنی دیتا رہے گا۔ جب اس نقطہ نگاہ کو دنیا سمجھ لے اور اولاد کی محبت امانت سمجھ کر کرے کہ وہ

قربانی کے بکرے

ہیں۔ جو تیار کئے گئے ہیں۔ عید کے بکرے کو اس لئے نہیں کھلاتے کہ وہ اس کو بیچیں گے اور جائیں گے اسی نقطہ نگاہ سے اگر اولاد کی تربیت کی جائے۔ اور اولاد پیدا کی جائے۔ تو یقیناً دین کی ترقی کا موجب ہوگی۔ اور اگر اس طرح تربیت نہیں کی جاتی۔ تو پھر کچھ بھی نہیں۔

خدا تعالیٰ نے انسان کو ہر قسم کی

مخلوق کا جامع

بنایا ہے۔ سارے حیوانوں کا بھی جامع بنایا ہے۔ انسان کا بچہ سانپ اور بچھو کا بچہ بھی بن سکتا ہے۔ بھیڑیے کا بچہ بھی بن سکتا ہے۔ بیشتر کا بچہ بھی بن سکتا ہے۔ اور انسان کا بچہ بھی بن سکتا ہے۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ وہ مومن اپنے اعمال کی وجہ سے فرشتوں کا بچہ کہلانے کا مستحق بھی ہو سکتا ہے:-

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

فرمایا۔ (۱) یاد رہے۔ ہمارا زمانہ قربانیوں کا زمانہ ہے ہمارا زمانہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کا زمانہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد تیرہ سو سال تک جو کسی کو حاصل نہیں ہو سکا وہ آج حاصل ہو سکتا ہے"۔

"(۲) یاد رکھو! یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہیں گی۔ یہ تنگیاں اور فراخیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی۔ بلکہ ہمارا چندہ اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی۔ یہاں کا کھایا پیا ہمارے کام نہیں آئے گا۔ بلکہ جو خدا کے رستہ میں خرچ کیا ہوگا۔ وہی ہمارے کام آئے گا۔ پس بدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو"۔

(۳) منہ کے کہنے سے کچھ نہیں بنتا۔ وہ قربانیاں پیش کرو جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پیش کیں۔ اسی طرح اپنی جانیں خدا کی راہ میں پیش کرو جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے پیش کیں۔ اسی طرح اپنے اموال دین کے راستہ میں خرچ کرو جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے کئے۔ (۴) یاد رکھو! تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے ایسا موقعہ نہ سینکڑوں سال پہلے کسی جماعت کو ملا ہے اور نہ آئندہ ملے گا"۔

(۵) تم جانتے ہو۔ تمہیں کسی کی آواز بلا رہی ہے میری نہیں کسی اور انسان کی نہیں۔ کسی اور بشر کی نہیں۔ بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنے والا تمہارا رب اپنے دین کے لئے قربانی کے لئے بلاتا ہے"

(۶) جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت اور اسلام کی امداد کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے وہ یقیناً خدا تعالیٰ سے سو گنا سے بھی کہیں زیادہ بدلہ پائیگا"

(۷) وہ احباب جو اپنے لئے آمد پیدا کر رہے ہیں۔ اگر اُن کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں پیشتر ازیں شامل ہونے کا موقعہ نہیں ملا۔ تو وہ اب دفتر دوم کے سال چہارم میں کم سے کم اپنی ماہوار آمد کا نصف حصہ دے کر شامل ہونا چاہیئے"۔

اور وہ احباب جو دفتر اول کے چودھویں سال یا دفتر دوم کے سال چہارم کے جہاد میں شامل ہیں۔ تو انہیں اپنے وعدوں کی رقوم اسو مئی ۱۹۴۸ء تک سو فی صدی ادا کرنے کی ابھی سے جدوجہد کرنی چاہیئے تا وہ سابقون کی دوسری صف میں آجائیں (وکیل المال تحریک جدید)

فوری توجہ کے قابل

وہ زمیندار احباب جنہیں تا حال زمین نہ ملی ہو یا وہ تاجر پیشہ احباب جنہیں کوئی دکان نہ ملی ہو۔ وہ فوراً دفتر آبادی جودھامل بلڈنگ لاہور میں اطلاع دیں۔ تاکہ ان کا بندوبست کیا جا سکے۔

خوشخبری!

احباب یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے۔ کہ تفسیر کبیر جلد اول جزو اول چند دنوں تک تیار ہو جائے گی۔ یہ تفسیر سورہ فاتحہ اور پہلے پارہ کے نو رکوع پر مشتمل ہے۔ اور اس کا حجم ۶۰۰ سو صفحات ہوگا۔ جو دوست اس اعلان کو دیکھ کر دوسروں تک پہنچا دیں۔ تفسیر کے خریدنے کے لئے رقم دفتر محاسب میں بھیجنی چاہیئے۔ اور اطلاع دفتر وکیل الدیوان کو۔ (ابو المنیر نور الحق)

درخواستہائے دعا

میرے بھائی خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب O. B. E جو کہ بڑے مخلص احمدی ہیں۔ راولپنڈی میں عارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں احباب اُن کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (محمد صدیق کاتب دفتر روزنامہ اخبار الفضل)

۲۔ میری لڑکی عزیزہ آمنہ بیگم میو ہسپتال میں داخل ہے۔ سوموار کو اپریشن ہے۔ احباب کامیاب اپریشن اور صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ (ماسٹر محمد فضل الٰہی بشیر)

پتہ مطلوب ہے

فضل الدین صاحب ولد احمد الدین صاحب زرگر بھیرہ جیجی والے جہاں کہیں ہوں اپنی خیریت سے اور موجودہ پتہ سے خاکسار کو اطلاع دیں (مولوی نظام الدین جامعہ احمدیہ احمد نگر براستہ لالیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ)

دُنیا کے کِناروں تک ——— جزائر میں

(از مکرم مولوی محمد زہدی صاحب ملاباری مولوی فاضل مجاہد بورنیو)

خاکسار اس مُلک میں دس مہینے سے مقیم ہے خُدا تعالےٰ کے فضل اور آپ لوگوں کی دُعاؤں سے خاکسار کی کامیابی مندرجہ ذیل ہے:-

(۱) جسلتن میں دو مہینے رہنے کے بعد جزیرہ لابوان گیا۔ وہاں پر چند احمدی دوست پہلے موجود تھے۔ ان سے مل کر احمدیت کی تبلیغ کرتا رہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تین مردوں اور چھ عورتوں نے بیعت کی۔ ایک احمدیہ مسجد احمدی دوست کی زمین پر بنائی۔ اور ان کے تمام اخراجات جماعت نے اُٹھائے۔ اسی طرح میری شادی اس جزیرہ میں ہوئی تھی۔ اب جماعت لابوان کا ماہوار چندہ ۳۲/ ڈالر ہے پچھلے سال ۴۷ء میں میری تحریک پر جماعت لابوان نے ۷۰ — ۹۰، ڈالر چندہ اور صدقات و خیرات ملا کر احمدی دوستوں کی امداد کیلئے حضور کی خدمت میں ارسال کئے۔ اسی طرح ۴۶ء میں میرے آنے سے قبل جماعت کچھ چندہ اکٹھا کرتی رہی۔ جو ناظر صاحب بیت المال قادیان کو ارسال کیا گیا۔ مگر نامعلوم وہ روپیہ میرے آنے تک کیوں وصول نہ ہُوا جس کی وجہ سے میں نے وہ روپیہ دوبارہ منگوا کر ماہ جنوری ۴۸ء میں حضور کی خدمت میں ارسال کیا۔ اور وہ رقم ۸۴ — ۱۵۶۰ ڈالر تھے امید ہے کہ وہ رقم حضور کے پاس پہنچ گئی ہوگی۔

(۲) جزیرہ لابوان سے واپس آکر جسلتن میں دو مہینے رہا۔ بہت سے مقامات کا دورہ کیا۔ اور احمدیت کا پیغام انفرادی اور اجتماعی طور سے پہنچاتا رہا۔ ماہ ستمبر ۱۹۴۷ء میں کناروں کے باشندوں نے تقریر کرنے کا موقعہ دیا۔ مجمعے میں تقریباً ۱۵۰ اشخاص تھے۔ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب نے تلاوت کی۔ پھر میں نے اسلام کی امتیازی تعلیم کے موضوع پر تقریر کی۔ میری تقریر کے بعد سیکرٹری مجلس نے میرا اور ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مجمع سے دریافت کیا کہ اگر کوئی بات دریافت کرنی ہو۔ تو کریں۔ سوالات نہ ہونے پر خاکسار نے جماعت احمدیہ کی ترقی جماعت احمدیہ کے البم کے ذریعہ سے ظاہر کی۔ اور کہا کہ دیکھو احمدیت اگر خُدا کی طرف سے نہ ہوتی۔ تو کیا پچاس سال کے اندر اندر اس قدر ترقی کرسکتی۔ نہ صرف اسلامی ممالک میں بلکہ لنڈن اور امریکہ میں بھی لوگ جوق در جوق اسلام قبول کر رہے ہیں۔

(۳) چند مہینے کے بعد کناروں کا ایک باشندہ آیا۔ اور مجھ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے شہر میں آئیں۔ اور ہمیں اسلام کی صحیح تعلیم دیں اس بنا پر خاکسار اس شہر میں آگیا۔ اور ابھی تک اسی شہر میں ہی ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ۲۷ آدمی مجھ سے قرآن شریف کا ترجمہ پڑھتے تھے۔ مگر بعض وجوہ کی بنا پر اب صرف سات آدمی باقی ہیں۔ ان میں سے تین احمدی ہیں اور باقی چار غیر احمدی۔ غیر احمدیوں میں سے جو سمجھدار آدمی ہیں۔ وُہ بھی کہتے رہتے ہیں کہ ہم تو بوڑھے ہو گئے ہیں۔ مگر ہم کو ترجمہ کبھی نہیں آتا۔ گویا کہ ہم ٹوٹے ہی ہیں۔ خدا کا بہت بہت شکر ہے کہ اس نے ایسا قابل انسان ہمارے پاس بھیجا۔ جو ہمیں صحیح تعلیم دے سکے۔ ابھی تک قرآن کا ترجمہ سورہ آل عمران تک ختم کر چکے ہیں۔ الحمد اللہ

(۴) بورنیو میں تقریباً بائیس قومیں ہیں۔ ان میں سے باجاد۔ بردنی۔ ببابا۔ نونونگ کدایان۔ الانون اور سولوق پہلے سے مسلمان ہو چکے ہیں۔ مگر ان بائیس قوموں میں سے اکثریت دوسن ہیں۔ ان کی تعداد ۹۷۰۸۶۲ ہے ۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق بورنیو کے باشندے ۲۷۰۲۲۳ کس تھے۔ دوسن اکثر مشرک ہیں۔ بعض عیسائی اور مسلمان بھی ہیں۔ اب تین احباب جو احمدی ہو چکے ہیں ان میں سے ایک باجا قوم کا ہے اور یہ تینوں بڑے جوش سے احمدیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ لابوان کتابوں کے ذریعہ احمدیت کی تبلیغ کر رہی ہے۔ احباب ہماری کامیابی کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔

درخواست دُعا

میرے بھائی چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد واقف زندگی اور اُن کے بعض اور ساتھی سندھ کے ایک مقدمہ میں گرفتار ہیں۔ اور آجکل حیدرآباد سنٹرل جیل میں ہیں۔ میرے بھائی صاحب کی صحت بہت خراب ہو گئی ہے لہذا احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اُنکی صحت اور رہائی کے لئے درد دل سے دُعا فرمائیں۔

مبارکہ بیگم بنت مولوی عبدالرحمن صاحب کھاریاں

اِنسان کا سب سے بڑا دُشمن

موسم گرما شروع ہو چکا ہے۔ اور مکھیوں کی آمد آمد ہے۔ جو بلائے بے درماں کی طرح لاؤلشکر سمیت ہم پر ٹوٹ پڑی ہیں۔ ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مفید معلومات ہدیہ ناظرین کئے جائیں۔ (ادارہ)

——— ذیل کا مضمون "سنڈے ٹائمز" سے ترجمہ کیا گیا ہے:-

جو مکھیاں ہمارے گھروں میں اُڑتی پھرتی ہیں وُہ اتنی گندی اور غلیظ ہوتی ہیں۔ کہ لبسا اوقات انہیں دیکھ کر جی متلانے لگتا ہے انہیں "گھریلو مکھیاں" کہہ کر خواہ مخواہ اپنا مہمان بناتا ہے۔ حقیقت میں ان کا نام "نجاست آور مکھیاں" ہونا چاہیئے اور ایک لمحہ بھر کے لئے بھی انہیں گھروں میں پناہ نہیں دینا چاہیئے وُہ ہر اس انسان کو جو ان کے بداثرات سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے ان سے پرہیز نہیں کرتا۔ وُہ مزا چکھاتی ہیں کہ لبسا اوقات وُہ بستر مرگ پر لیٹ جاتا ہے۔ ایک مشہور انگریز ڈاکٹر کے یہ الفاظ کہ گھریلو مکھی ایک اُڑتا پھرتا سفنج ہے۔ جو بیماری کے جراثیم کو پھیلانے کا کام کرتا ہے بالکل درست ہیں۔ مکھی کا دھڑ۔ ٹانگیں اور سر غرضیکہ سارا جسم ہی بنایا گیا ہے کہ جراثیم کیلئے بہترین آماجگاہ اور اس کے جسم کے بال ٹیڑھے ہیں۔ نیچے اور پاؤں کی لیسدار گدیاں اُن کیلئے پُرسکون کمین گاہ ہیں

پیدائش

مادہ ایک وقت میں ۱۲۰ انڈے دیتی ہے ہر انڈا اِنچ کے پچیسویں حصہ کے برابر لمبا ہوتا ہے اس میں سے ۲۴ گھنٹے کے بعد ایک سفید رنگ کا چھوٹا سا بچہ نکل کر زمین یا گندگی میں گھس جاتا ہے۔ جہاں اسے پرورش کے لئے خوراک ملتی رہتی ہے۔ ہفتہ عشرہ کے قریب وہیں پرورش پاتا ہے۔ (اس حالت کو لاروا کہا جاتا ہے) اس دوران میں اس کا جسم بڑھنے لگتا ہے اور وُہ ایک مکھی کے برابر ہو جاتا ہے اور کچھ دنوں کے بعد اس کے پر وغیرہ نکلنے لگتے ہیں۔ ان منازل کے جلد یا بدیر طے کرنے میں آب و ہوا کا بہت دخل ہے لبسا اوقات ناسازگار آب و ہوا کی وجہ سے مکھیوں کی پیدائش میں تین ماہ کی تاخیر ہو جاتی ہے۔ بچہ کی تیسری حالت جس میں اس کے پر اُگنے لگتے ہیں پوپا کہا جاتا ہے اس کے دس پندرہ روز بعد نر و مادہ بلوغ کامل کو پہنچ جاتے ہیں۔ اور مادہ بلوغت کے چار پانچ روز کے بعد انڈے دینا شروع کر دیتی ہے۔

خوراک

مکھی بڑی حریص ہوتی ہے وُہ بہت زیادہ کھاتی ہے ایک وقت میں اپنے وزن کے تین چوتھائی کے قریب خوراک پیٹ میں بھر لیتی ہے زیادہ کھانے کی وجہ سے قوت انہضام کا قائم رکھنا نہایت ضروری ہے اسلئے اسے دو چیزوں کاربوہائیڈریٹ اور پروٹین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اوّل الذکر باورچی خانہ میں اور موخر الذکر گوبر، لید اور فضلہ میں اسے دستیاب ہوتی ہے۔ لہذا ان دونوں جگہوں کا طواف اس کے لئے نہایت ضروری ہے اگر خوراک نرم ہو۔ تو وُہ ایک منٹ میں اپنی پوٹ بھر لیتی ہے۔ (پوٹ میں کئی دنوں کی خوراک آ سکتی ہے) جب پوٹ بھر جاتی ہے تو معدہ اور انتڑیوں کی باری آجاتی ہے جب وُہ بھی بھر جاتی ہے تو کھائی ہوئی غذا کو اُگلنے اور نگلنے کا اہم ترین مشغلہ شروع کر دیتی ہے۔ مکھی کو جب اچانک اُڑایا جاتا ہے تو لگی ہوئی غذا وہیں چھوڑ جاتی ہے اگر اسے مسلسل کھانے کو ملتا رہے تو ہر پانچ منٹ کے بعد فضلہ خارج کرتی ہے۔

جراثیم

جراثیم صرف اس کے جسم کے ساتھ ہی چمٹے نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کے لعاب اور فضلہ میں بھی ہوتے ہیں۔ گھروں میں پرورش پانے والی مکھی بیک وقت سینتالیس ہزار جراثیم اُٹھا سکتی ہے اور گندے نالے بدررو اور اصطبل وغیرہ کی مکھیوں میں تو اس سے بھی زیادہ استعداد ہوتی ہے۔

زمیندار دیسی کپاس کاشت کریں

موجودہ وقت میں زمیندار و دیگر الیسی اقسام کپاس کاشت کرتے ہیں۔ جو صرف مل میں کپڑا تیار کرنے کے کام آتی ہیں۔ اُس سے گھریلو ضروریات زندگی اور ہاتھ سے سُوت نہیں کاتا جا سکتا۔ اسی غلطی سے تمام باشندگان پاکستان سخت مصیبت میں مُبتلا ہیں۔ پس ہر احمدی زمیندار کا فرض ہے کہ وُہ کچھ نہ کچھ دیسی کپاس ضرور کاشت کرے۔ تاکہ تمام گھریلو ضروریات بآسانی پوری ہو سکیں۔ اُن کی عورتیں گھر میں سُوت کات کر تن ڈھانکنے اور بستر بچھونے کی ضروریات پوری کر سکیں

مجاہد مسقط (عرب)

جانوروں میں دولت ہے

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ (نحل ع) اور چارپائے بھی اللہ تعالیٰ نے......... تمہارے لئے پیدا کئے ہیں اُن میں گرم رکھنے کا سامان ہے۔ اور کچھ اور فائدے ہیں۔ اور بعض کو اُن میں سے تم کھاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبوب کتاب قرآن مجید میں مسلمانوں کو جانوروں کے فوائد کی طرف توجہ دلائی ہے لیکن اُن کے دماغ ہیں کہ فکر نہیں کرتے اُن کے دل ہیں کہ مر چکے ہیں۔ ذرا غور تو کریں کہ بھیڑیں اور بکریاں پالنے میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار فوائد رکھے ہیں خود ہمارے آقا سید کونین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکریاں چرایا کرتے تھے۔ پس جو کام ہمارا آقا انبیاء کا سرتاج کرتا رہا ہے۔ اُس کے اُمتی کہلا کر پھر اُس کے کرنے میں کیوں شرم و عار محسوس کرتے ہو۔ بھیڑ بکریاں آپ کو دودھ دینگی۔ جس سے جسمانی طاقت بڑھیگی۔ گوشت دینگی۔ اور پھر چمڑا سے آپ چاندی حاصل کر سکینگے۔ اُون تو بس سونا ہی ہے۔ پنجاب کے لوگوں نے کم توجہ کی۔ اُس کے بالمقابل سندھیوں میں کچھ رواج ہے ہمارے احمدی زمیندار بھلا کیوں سو رہے ہیں کیوں دُنیا سے غافل ہیں۔ کیوں دولت حاصل کرنے کے قدرتی وسائل و طریقوں کو ہاتھ میں مضبوطی سے نہیں تھامتے۔ ہزارہا ایکڑ زمین اُن کے ہاتھ میں ہے۔ وُہ ایک ایک ہزار بکری و بھیڑ پال سکتے ہیں۔ جن سے ہر سال انہیں دس ہزار روپے تک صرف خام اون سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اگر مشینوں کے ذریعہ نہیں۔ تو ہاتھوں سے اون کتوائیں۔ اُن سے کمبل شال گرم کپڑے۔ سویٹر تیار کریں۔

آپ مٹھی ضلع تھرپارکر جائیں۔ وہاں اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ کس طرح ہندو عورتیں اون صاف کر رہی ہیں۔ کس طرح اُن کو کات رہی ہیں۔ پھر انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ والے کس طرح پختہ رنگ سے اُنہیں رنگتے ہیں۔ پھر اُن سے کمبل۔ اونی شال۔ گرم کپڑے تیار کرتے ہیں۔ جو حیدرآباد سندھ و کراچی جا کر بڑی بھاری مقدار میں اور بڑی اچھی قیمت پر فروخت ہوتے ہیں۔ پس آپ بھیڑیں پالیں کہ ان میں دولت ہے۔ آپ بکریاں پالیں۔ کہ ان میں دولت ہے۔ آپ گائے پالیں۔ کہ ان میں دولت ہے۔ آپ بھینس پالیں کہ ان میں دولت ہے۔ آپ مُرغیاں اور بطخیں پالیں کہ ان میں دولت ہے۔ آپ اونٹ پالیں کہ ان میں دولت ہے۔ اور کسی ادنیٰ سے ادنیٰ کام کو کرنے میں بھی عار نہ سمجھیں۔

عطاء اللہ مجاہد مسقط (عرب)

انسپکٹران بیت المال فوری توجہ کریں

انسپکٹران بیت المال کو ہدایت کی گئی تھی۔ کہ اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کے بجٹ آخر ماہِ رمضان تک تشخیص کر کے ارسال کریں۔ مگر دفتر کی رپورٹ سے معلوم ہُوا ہے کہ ابھی ہر حلقہ میں کافی تعداد ایسی جماعتوں کی موجود ہے۔ جن کے بجٹ تشخیص ہو کر نہیں آئے۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا ہر انسپکٹر حلقہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ۱۰ مئی ہجرت تک تشخیص بجٹ کا کام مکمل کر کے رپورٹ کریں۔ (نظارت بیت المال)

ولادت

(۱) گزشتہ ہفتہ مکرم محمد حفیظ صاحب ولد ڈاکٹر دین محمد صاحب آف ہرسیاں ضلع گورداسپور حال سیالکوٹ کے ہاں لڑکا پیدا ہُوا۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا فرماویں محمد داؤد کارکن بیت المال

(۲) ۱۴ ہجرت کو خدا تعالیٰ نے میری چھوٹی بہن نصیرہ بیگم زوجہ چوہدری نصیر احمد منیجر نصرت آباد اسٹیٹ کے ہاں دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں خدا تعالیٰ عزیز نومولود کا وجود ہم سب کیلئے بابرکت بنائے آمین۔ (بشیرہ بیگم اہلیہ مولوی تاج دین صاحب...)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ایک سالانہ تقریب

مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۴۸ء تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں ایک شاندار تقریب عمل میں آئی۔ ساٹھ ستر کے قریب معززین شہر عہدیداران مسلم لیگ۔ مقامی اور بیرونجات کے رؤساء اور حکام تحصیل و ضلع بشمولیت جناب چوہدری محمد اکبر صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے اس تقریب کی غرض بیان فرمائی۔ پھر مبارک احمد بھوپالوی متعلم جماعت نہم نے طلباء جماعت دہم کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ جس میں طلباء کی تعلیمی اور دینی مساعی کا ذکر کیا۔ اس کے جواب میں منیر احمد مانیٹر جماعت دہم نے تقریر کی۔ اور اس ایڈریس اور تقریب پیدا کرنے پر طلباء جماعت نہم کا شکریہ ادا کیا۔ اور حاضرین سے درخواست کی کہ وہ طلباء جماعت دہم (جن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نصف سے زیادہ واقف زندگی ہیں) کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خوش قسمتی سے اس موقعہ پر محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے بنگالی مبلغ امریکہ بھی ہماری درخواست پر اس موقعہ پر تشریف فرما تھے۔ طلباء کی درخواست پر ہر دو بزرگوں نے باوجود قلت وقت نہایت موزوں اور موثر الفاظ میں حاضرین کو خطاب فرمایا۔ محترم صوفی صاحب نے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے بعض کوائف بیان فرمائے اور حاضرین کو خوشخبری دی۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے للّٰہ المشرق والمغرب کا نظارہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ اللہ کے بندے مشرق اور مغرب میں اس کی حمد بیان کر رہے ہیں۔ امریکہ میں ہزاروں مسلمان موجود ہیں۔ متعدد مساجد اور مراکز ہیں جن سے اسلام کا مستقبل امریکہ میں نہایت شاندار معلوم ہو رہا ہے۔ آپ کے بعد حضرت شاہ صاحب نے اپنی زندگی کے اس حصہ پر روشنی ڈالی جو دمشق سے وابستہ ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد فاروق احمد طالب علم نہم نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی نظم "نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ پھر طلباء کا تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ شروع ہوا۔ جس میں عزیزان احمد طالب علم جماعت ہفتم۔ محمد شفیع نہم۔ مصلح الدین نہم۔ محمود احمد ہشتم۔ ابراہیم جمال ماریشس نہم۔ نصیر احمد دہم اور فاروق احمد نہم شریک ہوئے۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جو اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے احمد نگر سے تشریف لائے تھے۔ محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے مبلغ سلسلہ اور مکرم مفتی الہ دین افضل صاحب ہیڈ ماسٹر مقامی اسلامیہ ہائی سکول "جج" مقرر ہوئے۔ اور ان کے متفقہ فیصلہ کے مطابق جس کا محترم ابو العطاء صاحب نے اعلان فرمایا۔ محمد شفیع نہم اول رہے جن کو محترم شیخ محمد یوسف صاحب نے پانچ روپیہ انعام دیا اور فاروق احمد صاحب اور جن کو مکرم مفتی الہ دین افضل صاحب ہیڈ ماسٹر نے اپنی طرف سے انعام دیا۔ اور شریف احمد ہفتم اور محمود احمد ہشتم سوم آئے جن کو ڈاکٹر محمد احمد صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر صاحب نے معززین شہر اور حکام کا شکریہ ادا کیا اور دعا پر یہ مبارک علمی اور تبلیغی تقریب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

(نامہ نگار)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ــــ شعبہ مال

تمام مجالس پاکستان کو شعبہ مال کی سال رواں کی سکیم بھجوائی جا چکی ہے۔ جہاں ابھی مجلس قائم نہیں وہاں کے پریذیڈنٹ صاحبان کو اس بارہ میں اطلاع کر دی گئی ہے۔ پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ براہ کرم جلد از جلد نوجوانوں کو جمع کر کے مجلس خدام الاحمدیہ قائم کریں۔ اور یہ پروگرام جو انہیں مرکز کی طرف سے بھجوایا گیا ہے منتخب شدہ قائد کے سپرد کر دیں۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ پروگرام کو بغور مطالعہ کریں اور سب خدام کو اس سے آگاہ کر دیں۔ اور اس کے مطابق شعبہ مال کے متعلق درج شدہ امور کے متعلق مرکز میں اپنی اطلاعات جلد از جلد بھجوا دیں۔ اسی طرح ماہانہ چندہ اور عطایا بھی باقاعدگی کے ساتھ وصول کر کے بھجواتے رہیں۔ جزاکم اللہ

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضلع منٹگمری میں بارانی زمین کی تقسیم برائے کاشت

ضلع منٹگمری میں لوئر باری دوآب نہر پر ۱۹۵۳ ایکڑ قابل اصلاح بارانی زمین اور ۸۶۵ ایکڑ قابل کاشت بارانی زمین جو کہ غیر مسلموں کے جانے سے خالی ہو گئی ہے اب برائے کاشت ریکلیمیشن سکیم کے ماتحت مہاجرین میں تقسیم کی جائے گی۔ بارانی میں جو ابھی تک پوری طرح سے قابل کاشت نہیں ہے۔ نہری لاٹوں پر آمد قابل کاشت بارانی ۹۶ لاٹوں پر مشتمل ہے اول الذکر میں ایک لاٹ کا رقبہ تقریباً ایک مربع اور آخر الذکر میں رقبہ تقریباً نصف مربع کے برابر ہے۔ جن مہاجرین کو زمین درکار ہو وہ چھپے ہوئے فارم پر مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ اپریل ۱۹۴۸ء کو جناب لینڈ ریکلیمیشن افسر سنٹرل کنال بنک مغلپورہ لاہور اور صاحب ڈپٹی کمشنر منٹگمری کے روبرو بنگلہ نہر منٹگمری میں ۱۰ بجے صبح سے ۵ بجے شام تک خود پیش ہو کر درخواست گزاریں:۔

درخواستوں کے فارم دفتر لینڈ ریکلیمیشن آفیسر سنٹرل کنال بنک مغلپورہ لاہور اور اسسٹنٹ لینڈ ریکلیمیشن افسر بارانی منٹگمری سے ۲ آنے فی فارم قیمت پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ اس رقبہ کے نقشہ جات اور دیگر شرائط کے فارم کی تفصیل مندرجہ بالا افسروں کے دفاتر سے مہیا ہو سکے گی۔

جو زمین اب قابل کاشت ہو گئی ہے اس کو پانی صرف عام زمینداری کے حساب خریف اور ربیع میں دیا جائے گا۔ نیز جس زمین کی اصلاح ابھی درکار ہے۔ اس کو عام زمینداری کے علاوہ چھ گنا پانی فصل خریف میں دیا جائے گا۔

لینڈ ریکلیمیشن آفیسر سنٹرل کنال بنک مغلپورہ لاہور

مختصرات

(۱) لندن برطانوی دولت مشترکہ کی ہوا بازی کی ریسرچ کونسل کا افتتاحی اجلاس اس ہفتے کینبیرا میں ہوا۔ اس اجلاس میں برطانیہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ کے نمائندوں نے شرکت کی۔ یہ ریسرچ کونسل اس بات چیت کا نتیجہ ہے جو ۱۹۴۶ء میں دولت مشترکہ کے بڑے وزیروں کے درمیان لندن میں ہوئی تھی۔ اس بات چیت میں یہ طے پایا تھا کہ اطلاع اور تحقیق کے ذرائع میں اشتراک ہونا چاہیئے۔ مستقبل قریب میں چار سو برطانوی سائنسدان اور اعلےٰ درجے کے ماہرین حرفت آسٹریلیا میں تجربے کریں گے جن آلات حرب کی آزمائش کی جائیگی۔ ان میں سے ایک اڑنے والا بم ہے۔ (ب ا س)

(۲) لندن۔ برطانوی کسانوں کا ہاتھ بٹانے کے لئے گذشتہ سات مہینوں سے رضا کاروں کی جو مہم شروع کی گئی ہے۔ اس میں تیزی پیدا ہونے والی ہے۔ اگلے ہفتے دولت مشترکہ سے سینکڑوں لوگ چھٹی پر آرہے ہیں۔ ان لوگوں نے جب اخباروں میں پڑھا کہ برطانیہ کو کام کرنے والوں کی بہت ضرورت ہے۔ تو انہوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ وزارت زراعت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ ہم ان خدمات کو بڑی خوشی سے قبول کریں گے۔ چھٹیوں پر آئے ہوئے بہت سے لوگ چاہتے ہیں کہ وہ چار ہفتے کیمپ میں رہیں ۱۹۴۸ء کے نئے رضا کاروں کی جماعتیں اس ہفتے کے اختتام تک سیورے اور سوک پہنچ جائیں گی۔ ان رضا کاروں میں پادری، کلرک کانوں کی مینیجنگ ڈائریکٹر اور دوسرے لوگ شامل ہیں۔ ان سب کو برابر برابر اجرت ملتی ہے۔ ایک ہے کے لئے ایک شلنگ پانچ پنس (ب ا س)

(۳) لندن۔ آج سے ایڈرمینٹن کی فضائی تربیت گاہ کے دروازے دنیا بھر کے ملکوں کے لئے کھول دئے گئے ہیں۔ یہ تربیت گاہ برٹش اوورسیز اور برٹش یورپین ایرویز نے اپنے عملے کے لئے جاری کی تھی۔ فضائی تربیت کے اس مرکز میں پائلٹ نیوی گیٹر، ریڈیو آپریٹر، ریڈیو اور راڈ میگنیک اور گراونڈ انجنیر کی ٹریننگ دی جائیگی (ب ا س)

(۴) سوشلسٹوں، قدامت پسندوں لبرلوں کی پارٹیوں میں ۲۸ فروری ۱۹۴۹ء تک کے لئے یہ سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کہ متنازعہ فیہ سیاسی تقریروں کو بی۔ بی۔ سی۔ پر کس نسبت سے نشر کیا جائے اس قسم کی کل سیاسی تقریریں بارہ ہوں گی۔ چھ سوشلسٹوں کے لئے پانچ قدامت پسندوں کے لئے اور ایک لبرلوں کے لئے۔ یہ تناسب گذشتہ عام انتخابات کے نتائج کے پیش نظر مقرر کیا گیا ہے (ب ا س)

(۵) لندن آسٹریلیا میں شاہی دورے کے متعلق ابھی سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ملک معظم آئندہ سال آسٹریلیا جا رہے ہیں۔ دورے کے انچارج وزیر آجکل ملبورن میں انتظامات کر رہے ہیں۔ شاہی دورے کی یادگار میں آسٹریلیا میں ڈاک کے نئے ٹکٹ جاری کئے جائینگے۔ نیوزی لینڈ بھی اس قسم کے ٹکٹ جاری کرے گا۔

(برٹش انفارمیشن سروس)

حیفہ کے اہم شہر پر یہودیوں کا قبضہ

بیت المقدس ۲۴ اپریل فلسطین کی سب سے بڑی بندرگاہ حیفہ میں اسوقت عربوں اور یہودیوں کے درمیان خونریز جنگ جاری ہے۔ اس وقت تک یہودیوں نے شہر کے بیشتر حصے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور عربوں کو شدید جانی نقصان پہنچایا۔ ایک عرب ترجمان نے بیان دیتے ہوئے بتایا۔ برطانوی فوج خط دفاع کے اندر چلی گئی تھی۔ جس کی وجہ سے یہودیوں کو کامیابی کے ساتھ حملہ کرنے کا موقع ملا۔ اور عربوں کو کمک پہنچ گئی ہے۔ امید ہے کہ حالت جلد بدل جائے گی۔ عرب یہودیوں کی طرف سے عارضی صلح کے لئے پیش کردہ شرائط قبول کرنے کیلئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔ وہ ان شرائط کو قبول کرنے پر شہر کو چھوڑ دینے کو ترجیح دیں گے۔

آج صبح سے یہودیوں کے مقبوضہ علاقوں میں سے کثیر تعداد میں عرب نکل کر جا رہے ہیں۔

پاکستان اور ہندوستان میں دوستانہ تعلقات کی اہمیت

نیویارک ۲۴ اپریل امریکہ میں مقیم پاکستان کے سفیر مسٹر اصفہانی نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ دونوں ملکوں کے اختلافات جس قدر جلد دور ہو سکیں۔ اس قدر جلد دونوں ملک تعمیری کاموں کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں۔ آپ نے کہا پاکستان اور ہندوستان دونوں کے مفاد کا تقاضہ ہے کہ صلح صفائی سے اپنے اختلافات کو طے کر لیا جائے۔ اور اس کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہندوستان اپنے دل سے یہ بات نکال دے کہ پاکستان ہندوستان کا جزو بن جائیگا آخر میں آپ نے کہا۔ دونوں ملکوں کے درمیان اتحاد پیدا کرنے کی راہ میں جو مشکلات حائل ہیں ان کا مجھے علم ہے۔ لیکن باوجود ان مشکلات کے مجھے امید ہے۔ جلد یا بدیر دونوں ملکوں کے اندر برادرانہ تعاون اور دوستی کی روح پیدا ہو جائے گی۔

فسادات میں ہلاک یا زخمی ہونے والے ملازمین

نئی دہلی ۲۴ اپریل انڈین یونین نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مرکزی حکومت کے ایسے ملازمین کو یا ان کے لواحقین کو پنشنیں اور مراعات دی جائیں۔ جنہوں نے ہندوستان میں ملازمت کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن وہ فسادات کی وجہ سے ہندوستان نہ آسکے اور پاکستان میں ہی مارے گئے یا زخمی ہوئے۔ حکومت ایسے ملازمین کی فہرست تیار کر رہی ہے

حیدرآباد کسی کا دشمن نہیں ہے

حیدرآباد دکن ۲۴ اپریل نظامیہ طبیہ کالج میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم حیدرآباد میر لائق علی نے تقریر کرتے ہوئے کہا ہم کسی کے خلاف ۴۵ حوم دشمنی نہیں رکھتے۔ ہم سب کیساتھ خیر سگالی اور دوستانہ تعلق قائم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا یہ درست ہے کہ حیدرآباد اسوقت نہایت نازک دور میں سے گذر رہا ہے۔ مگر حالات اتنے خراب نہیں ہیں جتنے بیرونی دنیا میں ظاہر کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے اس

مصر اور برما پاکستان سے گہرے تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں

لاہور ۲۴ اپریل ایک دعوت کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے مصری سفیر مسٹر خلیب الحسینی نے کہا۔ مصری پاکستان کے معاملات میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ ان کی دلی خواہش ہے۔ کہ یہ نئی اسلامی حکومت جلد سے جلد ترقی کی منازل طے کرے۔ آپ نے کہا مجھے اس امر سے خاص طور پر خوشی ہے کہ میں یہاں اپنے آپ کو اجنبی محسوس نہیں کرتا مجھے توقع ہے کہ مصر اور پاکستان کے درمیان تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائینگے۔

برمی سفیر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ گو پاکستان ایک نیا ملک ہے۔ لیکن برما کے ساتھ پاکستان کے تعلقات بہت پرانے ہیں۔ برمی پاکستان کے باشندوں کو بہت عزت اور محبت سے دیکھتے ہیں۔ وہ پاکستان سے زیادہ سے زیادہ گہرے تعلقات قائم کرنے کے متمنی ہیں۔

پاکستان کے علاقوں پر حملے

لاہور ۲۴ اپریل ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ قصور تحصیل میں کنسریاں پولیس سٹیشن کے قریب مشرقی پنجاب کے چند لوگوں نے حملہ کیا۔ جس سے ایک مسلمان ہلاک ہو گیا۔ حملہ آور مسلح تھے۔ اور ان کی تعداد بیس تھی جاتی دفعہ ۵۰، ۱۲ مویشی بھی ہانک کر لے گئے۔

سیالکوٹ کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاست جموں کے چالیس سپاہیوں نے سرحد پار کرکے چھوری پولیس چوکی پر گولیاں چلائیں جب ہماری طرف سے بھی جواب میں گولیاں چلائی گئیں تو حملہ آور بھاگ گئے۔ اس سے پہلے بھی ریاست کے باشندوں نے فوج کی مدد سے دو مرتبہ پاکستان پر حملہ کرنے کی ناکام کوشش کی۔ شکر گڑھ کے قریب ریاستی مسلمان پناہ گزین نے چارہ لانے کی غرض سے سرحد عبور کی۔ اسے گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ ریاستی فوج نے موضع سکھیل دپولیس سٹیشن پھلکیاں میں سترمکان جلا ڈالے۔ لائل پور اور کیمل پور کے اضلاع سے چار سو غیر مسلم خواتین اور بچے برآمد ہوئے۔

انجمن ترقی اردو کا آئندہ پروگرام

کراچی ۲۴ اپریل انجمن ترقی اردو نے کراچی میں اپنا صدر دفتر قائم کر لیا ہے۔ پاکستان میں اردو کو مقبول عام بنانے اور اسے ترویج دینے کی غرض سے ایک وسیع پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے ۔۔۔ کی صفت اور باقاعدہ تعلیم کے علاوہ جدید سائنس اور صنعتی مضامین پر غیر ملکی کتب کا ترجمہ کرنے کی غرض سے ایک دارالترجمہ قائم کیا جا رہا ہے انجمن کی طرف سے متعدد ہفت روزہ اور رسالے اور اخبار نکالنے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے امید ہے کہ قائد اعظم محمد علی جناح صدر دفتر افتتاح کریں گے۔

اب صرف دہلی کے قیدی باقی رہ گئے ہیں

لاہور ۲۳ اپریل ایک پریس نوٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان قیدیوں کے سمجھوتہ کے نتیجہ پر سزا یافتہ اور زیر سماعت قیدی مشرقی پنجاب سے پاکستان لائے گئے ہیں۔ انبالہ ڈسٹرکٹ جیل کے ۲۳۴ قیدی حال ہی میں منٹگمری جیل منتقل کئے گئے تھے۔ تین چار روز کے اندر انبالہ سے قیدیوں کا دوسرا جتھہ ملتان پہنچ جائیگا۔ اس کے بعد دہلی کے باقی رہ جائیں گے۔ (ا۔پ)